احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ: ۱۳ - شعبان ۱۴۱۳ھ، ۶ - تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۶ - فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی خدمت

تم بنی نوع انسان کی خدمت کی آواز بلند کرو اور سیادت کا معاملہ خدا پر رہنے دو۔ تم اگر خدمت کرو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر ایک وحدت کی اپیل کرو گے اور سچ کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے تو لازماً ساری دنیا کے سردار بن کر ابھرو گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خالص اعمال محض للہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت بجالانا بھی ایک پہاڑ ہے۔ اور سخت دشوار گذار گھاٹی سے مشابہ ہے۔ ہر ایک پاؤں کا یہ کام نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ دیکھو دنیوی امور میں تو ایک ظاہر نتیجہ مدّ نظر ہوتا ہے اور امرِ مخصوص کے واسطے کوشش کی جاتی ہے اور ضمیر میں ایک خاص غرض اور مقصد مدّ نظر رکھ کر محنت کی جاتی ہے اور کامیابی کے واسطے کس قدر جان توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ حصول عزت اور مدارج کے پانے کے واسطے کیسی کیسی جانکاہ سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ کہ بعض اوقات انسان ان محنتوں کی وجہ سے پاگل اور مجنون اور بعض اوقات ایسے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ سِل اور دِق وغیرہ امراض اس کے لاحقِ حال ہو جاتی ہیں۔ جب دنیوی امتحانات کی گھاٹیاں ایسی مشکل ہیں تو پھر دینی اور روحانی مقاصد کی گھاٹیاں جن کے نتائج ابھی ایک قسم کے پردہ غیب میں ہیں اور بعض ظنّی طبائع ان کے وجود اور عدم وجود میں بھی فیصلہ نہیں کر سکتے ان کے حصول کے واسطے پھر کیسی کیسی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ ہم ایک پھونک سے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں اور صرف لسانی اقرار سے ہی پاک ہو سکتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے اصلاح نہ کبھی دیکھی اور نہ سُنی۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۵۶۳)

دُعا نہ کرنا سب سے بڑی بدنصیبی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سب سے زیادہ بدنصیب وہ قوم ہوا کرتی ہے جو خدا سے اس طرح تعلق توڑے کہ اس کو پکارنا اور دُعا میں اس کو یاد رکھنا ہی بھول جائے گویا خدا کا کوئی وجود ہی نہیں رہا۔ پس درحقیقت خدا کے جواب نے (۔) ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ دنیا میں سب بدنصیبوں سے بڑھ کر بدنصیبی کیا ہوا کرتی ہے۔ دنیا میں ایسی قومیں بھی ہیں جن پر مصیبتوں کے وقت بھی آتے ہیں تب بھی وہ خدا کو نہیں پکارتے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مصیبتوں کے وقت خدا کو یاد کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کا ذکر خدا تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ دوبارہ اس پہلی حالت کو لوٹ جائیں گے پھر بھی ہم بعض دفعہ ان کی دعائیں سنتے رہے کیونکہ ان کو دعا کی طرف توجہ تو تھی۔ یہ خیال تو آتا تھا کہ ہمارا ایک رب ہے اس کی طرف ہمیں جھکنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے لیکن وہ بدنصیب جن پر بدنصیبی غلبہ پا جائے وہ دعا کے مضمون کو ہی بھول جاتے ہیں۔ اس پہلو سے آج کی دنیا پر اگر آپ نظر ڈالیں تو یقیناً انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ (۔) زمانے کی قسم از زمانہ بہت بڑے گھاٹے میں جا رہا ہے۔ کیونکہ آج دنیا کی بھاری اکثریت وہ ہے جو دعا کا مضمون بھی بھلا چکی ہے۔ جتنی دعا جماعت احمدیہ میں کی جاتی ہے اور جتنا دعا کا ذکر جماعت احمدیہ میں چلتا ہے بعض ایسے بڑے بڑے خطے ہیں جہاں ساری آبادی مل کر بھی ساری زندگیوں میں دعا کا اتنا ذکر نہیں کرتی جتنا جماعت احمدیہ ایک سال بلکہ ایک مہینہ میں کرتی ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے بعض دن بعض براعظموں کی دعاؤں پر غالب آجاتے ہیں پس دعا ہی حقیقت میں روحانی زندگی ہے اور جو قوم دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے تعلق کاٹ لیتی ہے اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ پس دعائیں نامقبول بھی ہوں تب بھی دعا میں لگے رہنا چاہئے کیونکہ ایک وسیلہ تو ہے۔ ایک واسطہ تو ہے خدا سے جس سے زندگی کی ایک رمق قائم رہتی ہے۔ اور امید باقی رہتی ہے پس ایسی دعائیں بھی جو نامقبول رہیں۔ بسا اوقات ان کو بھی بالآخر پھل لگ جاتے ہیں

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء)

سانحۂ ارتحال

مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء اطلاع دیتے ہیں:

محترم چوہدری عبدالستار صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی بابا اللہ بخش ضلع رحیم یار خان مورخہ ۳۱۔ جنوری ۱۹۹۳ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ خاکسار نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں رحیم یار خان شہر و ضلع کی جماعتوں سے کافی تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ آپ کی تدفین بستی میں ہوئی۔ اور محترم محمد عارف صاحب طاہر مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

محترم چوہدری صاحب موصوف مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خان حال ۸۶-G ماڈل ٹاؤن لاہور کے والد محترم تھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب مربی سلسلہ حال سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "لبنیٰ اکرم" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب چک ۲۷۹/T.D.A (لیہ) کی پوتی اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی نواسی ہے۔

احباب نومولودہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۶۔ فروری ۱۹۹۳ء

نفرت سے نفرت۔ محبّت سے محبّت

اگر غور کیا جائے تو دنیا میں ہر جھگڑے کی بنیاد نفرت نظر آئے گی۔ کہتے ہیں کہ محبّت ہو تو بُری بات بھی نظر انداز کر دی جاتی ہے۔ اور اگر عداوت ہو تو اچھی بات میں کیڑے نکالنا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی کہا ہے کہ سعدی ہے تو پھول لیکن دشمنوں کی نظر میں کانٹا ہے۔ اور سعدی کی کیا بات ہے گھر سے لے کر شہر تک اور شہر سے لے کر ملک تک اور ملک سے لے کر تمام دنیا تک یہی بات ہے۔ اگر نفرت کا خاتمہ کیا جا سکے تو تمام جھگڑے مِٹ جائیں۔ اسی لئے آج کل سیاست میں ساری دنیا میں زور اس بات پر دیا جا رہا ہے کہ معاملات اور مسائل حل کرنے کے لئے میز پر آئیے۔ جو لوگ میز پر آکر گفتگو کریں گے وہ یقیناً ایک دوسرے سے نفرت نہیں کر سکیں گے۔ یہ بات رواداری بھی پیدا کرتی ہے اور افہام و تفہیم کا جذبہ بھی۔

اگر کسی بات سے اتفاق نہ بھی ہو تو آخر نفرت کیوں کی جائے۔ رحم کا جذبہ کیوں نہ پیدا کیا جائے۔ عداوت کیوں پیدا کی جائے۔ محبت کیوں نہ بروئے کار لائی جائے۔ دنیا میں اس وقت نسلی جھگڑے ہیں۔ علاقائی جھگڑے ہیں۔ اقتدار کے جھگڑے ہیں اور مذاہب بھی آپس میں برسرِ پیکار ہیں۔ اور یہ ساری باتیں نتیجہ ہیں ایک دوسرے سے نفرت کا۔ نہ کسی خاص نسل سے تعلق رکھنا کسی کے اپنے ہاتھ میں ہے نہ کسی خاص علاقے میں پیدا ہونا کسی کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور مذہب تو ہے ہی اپنی اپنی سمجھ بوجھ سے تعلق رکھنے والی بات۔ آپ ایک مذہب کو اچھا سمجھتے ہیں آپ اس کے پیروکار ہو جائیے۔ دوسرے کسی اور مذہب کو اچھا سمجھتے ہیں وہ اس کے پیروکار ہو جائیں۔ اس میں عناد اور نفرت کی کیا گنجائش ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ یہ باتیں نفرت کے بیج بوتی ہیں اور پھر وہ بیج تناور درخت بن جاتے ہیں اور ساری دنیا کو جھگڑوں کے میدان میں لا کھڑا کرتے ہیں۔

اگر ساری دنیا کے لوگ۔ نسل۔ رنگ۔ علاقہ اور مذہب۔ کا خیال کئے بغیر ایک دوسرے سے محبّت کرنے لگیں تو یہ دنیا کتنی آرام دہ اور حسین ہو جائے۔ سب لوگ امن کی زندگی بسر کریں۔ سب کے دل ایک دوسرے کے قریب ہوں اور سب ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں۔ ایسا کرنے کے لئے نفرت کے بیجوں کو کچلنا ہے۔ محبت کو پروان چڑھانا ہے۔

آئیے ہم ساری دنیا کو نفرت سے نفرت اور محبت سے محبت کا سبق دیں۔

مَیں کرتا ہوں یہ تلقین
پہلے صفائی پھر تزئین
مَیلا جسم اور اُجلے کپڑے
ذوقِ نفاست کی توہین

ـــــــ ابوالاقبال

میری خاموشی ہی میری زندگی کا ہے ثبوت
مَر گیا تو شور سا برپا رہے گا ہر طرف

میری رسوائی تو ہے بس ایک دو گلیوں کی بات
تُو ہؤا بدنام تو چرچا رہے گا ہر طرف

جسم و جاں باہم گر کیا طے کرینگے فاصلے
رُوحِ بے زنجیر کا پھیرا رہے گا ہر طرف

جنکی مسند ڈولتی ہے جنکے اُڑ جاتے ہیں تاج
انکی اُڑتی خاک کا نقشہ رہے گا ہر طرف

ہر زمانے میں نئے فرعون لیتے ہیں جنم
ہر زمانے میں نیا دریا رہے گا ہر طرف

لوگ کہتے ہیں بدل جائے گی رسمِ گیر و دار
ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پردہ رہے گا ہر طرف

ہم خلوصِ دل کی قدروں کو اگر صیقل کریں
عرصۂ پیکار میں چرچا رہے گا ہر طرف

ہاتھ دیں اللہ کے ہاتھوں میں اہلِ حق اگر
دینِ حق کا لازماً غلبہ رہے گا ہر طرف

کون کس کے ساتھ ہے اور کون ہے اس سے جُدا
خود بخود یہ فیصلہ ہوتا رہے گا ہر طرف

بات جو بھی دل سے نکلے پھیل جاتی ہے نسیمؔ
یہ طریقِ گفتگو چلتا رہے گا ہر طرف

نسیمؔ سیفی

چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں

"چندوں کی برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَاِنْ تَضْرِبَنَّ عَلَی الصَّلَاتِ زُجَاجَةً
فَلَا الصَّخْرُ بَلْ اِنَّ الزُّجَاجَةَ تُکْسَرُ

اور اگر تو پتھر کے اوپر شیشے کو دے مارے تو پتھر تو نہیں بلکہ یقیناً شیشہ ہی ٹوٹے گا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اس شعر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ شیشہ ایک نازک چیز ہے اور پتھر سخت۔ اس لئے اگر ان دونوں کو آپس میں ٹکرایا جائے تو یقیناً شیشہ ہی ٹوٹے گا اور پتھر سلامت رہے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر تیرے ہاتھ میں شیشہ ہے تو احتیاط کر اور اسے پتھر پر نہ مار کیونکہ پتھر پر مارنے سے تجھی کو نقصان ہوگا۔ تیرا شیشہ ٹوٹ جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کی ہمیشہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ وہ کس کے ساتھ کن حالات میں مقابلہ کر رہا ہے ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ اگر آپ شیشے کے گھر میں بیٹھے ہیں تو دوسروں پہ پتھر نہ پھینکئے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ پتھر پھینکیں گے تو دوسروں کا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن جب دوسرے لوگ آپ کی طرف پتھر پھینکیں گے تو یقیناً آپ کا شیشے کا گھر ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ پس شیشے اور پتھر کے متعلق ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس کے ہاتھ میں شیشہ ہے اسے اپنے شیشے کو پتھر پر نہیں مارنا چاہیئے۔ شیشہ اور پتھر کی مثال کو زندگی کے ہر پہلو پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ سب سے زیادہ واضح بات تو یہ ہے کہ جس شخص کے پاس اتنی کمزور دلیل ہو کہ اسے شیشے کی کمزوری کے ساتھ تعبیر کیا جا سکے اسے اس شخص کے ساتھ جس کے پاس پتھر جیسی مضبوط دلیل ہو مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ آخر شیشہ شیشہ ہے اور پتھر پتھر۔ کمزور دلیل آخر کمزور دلیل ہے وہ کسی کو متاثر نہیں کرے گی اور نہ صرف متاثر نہیں کرے گی بلکہ جب مضبوط دلیل سے ٹکرائے گی تو اپنی کمزوری اور اپنی خامی کا شور مچا کر اعلان کرے گی۔ انسان ایسا کیوں کرے کہ اس کی کمزوری عیاں ہو جائے وہ یا تو اپنی کمزوری کو طاقت میں بدلے یا اپنی کمزوری کے باعث طاقت ور کے سامنے آنے سے گریز کرے۔ پس حضور کا یہ فرمانا کہ شیشہ کو پتھر پہ مارا جائے گا۔ تو شیشہ ٹوٹ جائے گا اور پتھر سلامت رہے گا۔ ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتا ہے خاص طور پہ اس لئے بھی کہ ہمیں اپنی باتوں کو اپنے دلائل کو اور اپنے طریق گفتگو کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہیئے اگر ہم اپنے آپ کو مؤثر ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس ایسے دلائل ہونے چاہئیں کہ ہماری بات اسی رنگ میں پیش کی جانی چاہیئے اور ہمارا طریق گفتگو اتنا شائستہ ہونا چاہیئے کہ ہم دوسرے لوگوں کا دل جیت سکیں۔ موضوع چاہے کچھ ہی ہو۔ بجائے اس کے کہ ہمارا اپنا ہی شیشہ ٹوٹ جائے اور اس طرح ہماری سبکی ہو۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں مضبوط بنیادوں پر کھڑے ہوں اور جو بات بھی کریں اس کے مثبت نتائج نکلیں۔ ہماری باتیں کانچ کی طرح کچی نہ ہوں بلکہ ان میں پتھر کی صلابت ہونی چاہیئے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس خوشحالی کو حاصل کریں جس کے نتیجے میں دائمی مسرت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء کرے گا۔ کے یہ معنی نہیں جیسا کہ بعض معترضین قرآن کریم نے سمجھا ہے کہ (اللہ کی پناہ) مسلمانوں کا خدا استہزاء کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ جزائے جرم کے لئے جرم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو عربی زبان کا عام قاعدہ ہے۔ اور قرآن کریم میں مستعمل ہے اور مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے استہزاء کی انہیں سزا دیگا۔

قرآن کریم کی تعلیم اس بارہ میں صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ استہزاء سے کام نہیں لیتا۔ چنانچہ اسی سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے شرک کی عادت کو چھڑانے کے لئے ایک خاص گائے قربان کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے جواب دیا (—) کیا آپ ہم سے ٹھٹھا کرتے ہیں اس پر حضرت موسیٰؑ کا یہ جواب نقل کیا گیا ہے (—) میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔ یعنی استہزاء کرنا تو جاہلوں کا کام ہے۔ اور میں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں کہ جاہل نہ بنوں میں کس طرح استہزاء کر سکتا ہوں پس جس پاک ہستی کی مدد سے بندے استہزاء سے بچتے ہیں اس کی طرف استہزاء کی نسبت قرآنی تعلیم کے مطابق کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں استہزاء جھوٹ کو کہتے ہیں یعنی کہا کچھ جائے اور دل میں کچھ اور مراد ہو۔ اور اس سے مخاطب کی تذلیل مراد ہو مگر اللہ تعالیٰ کی نسبت قرآن کریم میں آتا ہے (—) یعنی اللہ تعالیٰ سے سچائی کون ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہنسی مذاق کرنے والا شخص لغو گو ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام قرآن کریم حکیم رکھتا ہے۔ یعنی جس کی ہر بات میں حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی نسبت استہزاء کا لفظ محض ان معنوں میں استعمال ہوا ہے کہ وہ منافقوں کو ان کے استہزاء کی سزا دے گا۔

ان معنوں کے علاوہ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت جو لفظ استعمال ہو وہ ان معانی سے جدا ہو جاتا ہے جو بندہ کی نسبت استعمال ہونے کی صورت میں اس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نسبت بولنے کا لفظ بولا جائے تو یہ معنی نہیں کہ اس کی زبان ہے اور ہونٹ ہیں۔ جن کو اس نے ہلایا۔ بلکہ صرف یہ معنے ہیں کہ بولنے کا جو نتیجہ ہوتا ہے یعنی الفاظ کا پیدا ہونا وہ اس نے اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اللہ کی نسبت آتا ہے (کہ وہ کسی چیز کی مانند نہیں ہے) پس اس تاویل کی رو سے اللہ تعالیٰ کے استہزاء کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ استہزاء نتیجہ اس نے ان کے حق میں پیدا کر دیا۔ یعنی انہیں ذلیل کر دیا اور لوگوں کی نظروں میں قابل مضحکہ بنا دیا۔ یہ لطیفہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مومنوں کے سامنے منافقوں نے یہ کہا کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں اور کفار کے سامنے یہ کہ ہم ہنسی کرنے والے ہیں۔ یہ ان کی فطرت کی شہادت ہے کہ مومن کیسے ہیں اور کافر کیسے ہیں مومنوں کی نسبت وہ جانتے ہیں کہ کافروں سے ہنسی کرنے کا عذر بھی قبول نہ کریں گے اور اسے بھی برا منائیں گے۔ اس لئے ان کے سامنے اصلاح کا عذر پیش کیا مگر کافروں کی نسبت سمجھتے تھے کہ ان میں تقویٰ نہیں ہمارے استہزاء کے عذر پر برا نہ منائیں گے۔ بلکہ بوجہ عداوت خود بھی اسے پسند کریں گے اور خوب خوش ہوں گے کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں کو خوب بیوقوف بنایا۔ منافقوں کی یہ بے ساختہ شہادت مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق اور کفار کی تقویٰ سے دوری کی عجیب مؤثر شہادت ہے۔

(—) یَمُدُّ مَدٌّ سے نکلا ہے جس کے معنے مہلت دینے کے ہیں (تاج العروس جلد ثانی وقاموس جلد اول) صاحب تفسیر روح المعانی زجاج اور ابن کیسان نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی یہ مروی ہے (—) جس سے مہلت دینے کے معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ پس اس (—) کے یہ معنے ہوئے کہ باوجود ان کی شرارتوں کے خدا تعالیٰ ان کو مہلت دیتا ہے کہ وہ سنبھل جائیں مگر وہ طغیان میں بڑھتے جاتے ہیں یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کفار کو طغیان میں

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۲۲-جنوری ۱۹۹۳ء

جنرل ضیاء کے اسلامی جوش و جذبہ سے بنائے ہوئے قانون کسی احمدی کی فروگذاشت کے خلاف نہیں تھے جو اس سے سرزد ہوگئی ہو بلکہ وہ بذات خود احمدی ہی کے خلاف تھے۔ محض اس لئے کہ وہ جو کچھ بھی ہے یعنی احمدی (وہ ایسا کیوں ہے) عزیز صدیقی کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں جو بعض احمدیوں کی ضمانت کی درخواستوں کے سلسلے میں صادر کیا گیا ہے یہ تمام قوانین خاص طور پر سیکشن ۲۹۵ اے اور سی اور ۲۹۸، اے اور سی منسوخ کر دیئے جانے چاہئیں۔ یا ان پر بغیر کسی تاخیر کے خاصی حد تک نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ جو ایک احمدی کی درخواست ضمانت کے سلسلے میں گذشتہ نومبر میں دیا گیا وہ بہت دیر سے متوقع تھا۔ اس فیصلے نے صادر ہونا ہی تھا کیونکہ عملی طور پر یہ بات صاف ظاہر تھی کہ موقعہ پرستوں کے لئے یہ موقعہ پرستی کے سازگار قوانین کتنے غیر مناسب نظر آسکتے ہیں۔

یہ قوانین جو جنرل ضیاء کے اسلامی جوش اور جذبے کی ہوشیاری کی وجہ سے بنائے گئے تھے احمدیوں کو مشکلات میں دھکیلنے کے لئے بنے تھے۔ یہ کسی جرم کے اتنے خلاف نہیں تھے جتنے مجرم کے خلاف تھے۔ اور کسی احمدی کی فروگذاشت جو اس سے سرزد ہو گئی ہو اس کے خلاف نہیں تھے بلکہ بذات خود احمدی ہی کے خلاف تھے۔ اور وہ بھی محض اس لئے کہ وہ جو کچھ ہیں ویسا وہ کیوں ہیں۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے ازمنہ وسطیٰ میں عیسائیوں نے یہودیوں کے ساتھ کیا تھا۔ یا جو کچھ تیسری "ریش" یعنی ہٹلر کی حکومت کے دوران ہوا۔ یہ سارا غصہ ایک قسم کی پاکیزگی میں لپٹا ہوا تھا۔ اور یہ سارا غصہ اس لئے تھا کہ کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی نہ کرے یا کوئی احمدی فرد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح نہ کرے۔ لیکن اس جال کو خاصا وسیع کر کے پھیلایا گیا۔ تاکہ وہ باتیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کی تاویل کو خاصا ڈھیلا ڈھالا رکھا جا سکے۔

مسلمانوں کے جذبات کن باتوں سے مجروح ہوتے ہیں یہ بات مسلمانوں پر ہی چھوڑ دی گئی۔ کہ وہ خود اس کا فیصلہ کریں۔ اور اس قانون میں یہ کہہ کر کہ "خواہ کسی بھی طریق سے" عدالتوں کے دائرے کو بھی محدود کر دیا کہ وہ اپنی اعلےٰ عدالتی سمجھ بوجھ کو فیصلہ کے لئے استعمال کر سکیں۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان یوں بھی سرزد ہوتی دکھائی دے کہ الفاظ جو بولے جائیں یا لکھے جائیں یا کسی نظر آنے والے اشارے سے یا کسی بات سے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ کہی جائے۔ جہاں تک قانونی ڈرافٹ بنانے کی تاریخ کا تعلق ہے وہ اس سے زیادہ کبھی نہیں بنا سکی کہ کس طرح ہر جہت سے پکڑ دھکڑ کی جا سکے بعض قوانین ایسے ہو سکتے ہیں جو جرم کو ثابت کرنے کے لئے مروڑے توڑے جا سکیں یا ایسا کرنا آسان بنایا جا سکے شاذ ہی کوئی قانون ایسا ہو جس کے ذریعے کسی فرد کو مروڑ تروڑ کر جرم کے مطابق بنا دیا جائے یا ایسا بنانا آسان کر دیا جائے۔ عام طور پر ایسا کرنے کی کوئی خاص ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔

ایک احمدی کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ ہے وہی دکھائی دے یعنی ایک احمدی۔ اور اسی وجہ سے اسے اس قانون کے تحت لایا جا سکتا ہے۔ مبینہ طور پر احمدیوں نے مسلمانوں کے جذبات کو اس طرح مجروح کیا ہے کہ کسی نے السلام علیکم کہہ دیا یا کسی نے انشاء اللہ اور ماشاء اللہ کی اصطلاحات استعمال کر لیں۔ دو احمدیوں کی آپس میں خط و کتابت عدالت میں ایک شہادت کے طور پر پیش کی گئی کہ اس پر بسم اللہ لکھا ہوا ہے اور یہ بات گستاخی کے زمرے میں آتی ہے۔ جھنگ کے ایک فوٹو گرافر پر مقدمہ چل رہا ہے کیونکہ اس نے اپنی دکان کی دیواروں پر یا اللہ یا محمد اور واللہ خیر الرازقین کے سٹکر لگائے ہوئے تھے۔ ایک شخص مرزا محمد صادق لودھراں کے ہیں ان کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ انہیں موت کی سزا دی جائے کیونکہ ان کے نام کے ساتھ محمد کا لفظ آتا ہے۔ اکثر اوقات احمدیوں کو عدالتوں میں اس لئے لے جایا گیا ہے کہ مبینہ طور پر وہ اپنے مذہبی اجلاسوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام کسر شان سے لیتے ہیں۔ اپنا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کوئی دو دوستانہ گواہیاں حاصل کر کے یا کسی تفتیش کرنے والے پولیس مین سے بات کہلوا کر جرم کو ثابت کیا جاتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں ان جرائم کے لئے یعنی بسم اللہ الحمدللہ کہنے پر ۲۰۰۰ مقدمات دائر ہو چکے ہیں اور ان کی ۵۰ ۴ پبلیکیشنز پر پابندی لگائی جا چکی ہے۔ گذشتہ سال ۱۵۰ سے زیادہ مقدمات ان کے خلاف دائر کئے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر تیسرے دن ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ تکلیف دی جانے والی جماعت یہی ہے۔ اگر حکومت کسی جماعت کو تباہی کی طرف دھکیلے تو اس سے لوگوں میں بھی یہی جذبہ پیدا ہوتا ہے انہیں حوصلہ ملتا ہے۔ اور انہیں اس بات پر اعتماد حاصل ہو جاتا ہے کہ اس جماعت کی معاشرتی ایذا دہی درست ہے۔ احمدیوں کے سلسلے میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جہاں وہ دفن ہونا چاہتے تھے وہاں انہیں دفن نہیں ہونے دیا گیا یا بعد میں ان کی قبریں اکھیڑ پھینکی گئیں۔ ان کی عبادت گاہیں تالا بند کر دی گئیں یا منہدم کر دی گئیں۔ ان کی جان کو خطرہ لاحق کیا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ ملازمتوں کے تمام دروازے ان کے لئے بند کئے گئے انہیں اس بات کی اجازت بھی نہیں دی جاتی کہ وہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر سکیں اور بند کمروں میں مذہبی تبلیغی میٹنگ میں بھی لاؤڈ سپیکر کی انہیں اجازت نہیں ملتی۔ یہ بات کچھ عجیب سی لگتی ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے اس جماعت پر مکمل طور پر پابندی تو نہیں لگائی جا سکی لیکن حکومت کی مشینری اور ایسے لوگ جن کی حمایت ایسے کاموں کے لئے حاصل کی جا سکتی ہے انہوں نے جماعت کو ایک نہایت تکلیف دہ زندگی اور آہستہ آہستہ ختم ہونے والے عمل میں سے گذارنے کا تہیہ کر رکھا ہے اگرچہ یہ ایک الگ بات ہے کہ ان حالات میں بھی اس جماعت کی اندرونی بشاشت اور کام کرنے کی طاقت پہلے سے بڑھی ہے۔

سپریم کورٹ بھی اس سمجھ نہ آنے والی بات سے متاثر ہوئی ہوگی کہ قوانین میں کتنی زیادہ نامناسبت ہے کہ جس میں صرف ایک گروہ کو منتخب کر کے بعض باتوں سے روکا گیا ہے۔ دیگر غیر مسلم لوگ اسلامی باتوں کی ادائیگی میں حصہ لے سکتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی میلی نظر نہیں اٹھتی۔ اور اس بات کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انہیں قانونی نتائج بھگتنے پڑیں لیکن جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے قانون کے مطابق تین سال سے عمر بھر کی قید کے وہ مستحق بن جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم۔ انشاء اللہ کے الفاظ ایک شادی کارڈ پر لکھے ہوئے دیکھ کر عدالت نے کہا کہ ایک نہایت سنجیدہ سوال جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ ہتک عزت صرف الفاظ کے لکھے جانے یا بولنے سے ہی واقع ہو جاتی ہے یا جو شخص اس بات کا ملزم قرار دیا جاتا ہے اس کے متعلق یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ مجموعی طور پر وہ کیسا ہے۔ اس بات کو شامل کرتے ہوئے کہ اس کا عقیدہ کیا ہے۔ اس کی نیت کیا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ اس شخص کا جس نے وہ الفاظ استعمال کئے ہیں پس منظر کیا ہے۔ ہم نے یہ تاثر لیا ہے کہ ان اصطلاحات کا محض استعمال کرنا کسی مسلمان کے لئے یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کسی دیگر شخص کے جذبات مجروح نہیں کرتا۔ یہ کوئی جرم اور اشتعال انگیز بات نہیں ہے وغیرہ۔ اور یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر بھی منتج نہیں ہوتی۔ یا مسلمانوں کی اس سے ہتک عزت نہیں ہوتی۔ صرف جب کوئی شخص ان الفاظ کو پڑھے یا سنے اور وہ اس بات کی گہرائی میں جائے تو اس شخص کا جس شخص نے یہ استعمال کئے ہیں اس کا پس منظر کیا ہے اور اپنے علم کو اس شخص کے متعلق استعمال کرتے ہوئے اور اپنے عقیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ایمان کو اور پوشیدہ نیتوں کو جس کے متعلق الزام لگایا جا رہا ہے کہہ سکے کہ واقعی یہ بات سرزد ہوئی ہے۔

یہ خیال جیسے بھی الفاظ میں پیش کیا گیا ہے ایسا ہے جس کے متعلق کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ اگر گہرائی میں جانے کے بعد سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے اور سفارش کی ہے تو پھر اس

The Frontier Post

Friday, January 22, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Legal Persecution?

'The laws born of Gen. Zia's shrewd Islamic fervour were directed not against any lapse an Ahmedi might commit but against the Ahmedi himself, simply for being what he was.'* Aziz Siddiqui *suggests that in light of the Supreme Court's judgement on certain Ahmedi bail applications, all these laws, especially Section 295 A&C and 298 A&C need to be repealed or drastically reviewed without delay.

The Supreme Court judgement on certain Ahmedi bail applications last November was long overdue. It had to come since practice had shown how much of an incongruity opportunistic laws could be made to look by those revelling in the opportunity.

Those laws, born of Gen. Zia's shrewd Islamic fervour, were devised to drive the Ahmedis out into bleak sunset. They were directed not so much against the 'crime' as the 'criminal', not against any lapse an Ahmedi might commit as against the Ahmedi himself, simply for being what he was, much as in the case of Jews in mediaeval Christendom, or even a little like them under the Third Reich. There was all the thick veneer of profound piety in the wrath rigorously spelt out — wrath against anyone being derogatory towards the Holy Prophet, or any Ahmedi outraging the religious feelings of Muslims. But the net was thrown wide to permit the loosest interpretation of the mischiefs named.

What would outrage the feelings of Muslims was practically left to the Muslims concerned to decide for themselves. The further provision of this happening 'in any manner whatsoever' cramped the courts too for space to exercise their own superior judgement. Similarly, any derogation of the Holy Prophet could happen 'by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly.'

The history of legal draughtsmanship could not have produced more catch-all provisions than these. Few laws could have been more of an invitation to bend an act to fit the crime, or made the bending easier. Often it did not even require any doing. An Ahmedi needed to be just what he was — an Ahmedi — to come in the mischief of these laws.

Ahmedis have thus supposedly outraged the feelings of Muslims by so much as greeting someone with 'Assalam Alaikum' or by use of phrases like 'Inshallah' and 'Mashallah.' A private letter between two of them was produced in a court as evidence of blasphemy for their having 'Bismillah' inscribed on their letterheads. A photographer of Jhang is on trial for committing to his shop-wall such obeisance of piety as 'Ya-Allah,' 'Ya Mohammad' and 'Wallah Khairun Raziqueen.' One Mirza Mohammad Sadiq in Lodhran is being urged to be considered deserving of the death penalty for having 'Mohammad' as part of his name.

Ahmedis have also been frequently hauled into courts for allegedly speaking disrespectfully of the Prophet in their religious sessions, distributing their literature and propagating their faith. It has often required corroboration from a couple of friendly 'witnesses' or a local investigating policeman for the complainant's testimony to be allowed to hold.

It is calculated that over 2,000 cases have been registered against them in the past years for such 'crimes' as their saying or writing 'Bismillah' and 'Alhamdulillah', and over 450 publications of theirs have been proscribed for similar reasons. In the past year alone, well over 150 cases were filed against them, averaging one every other day. That must make them one of the most prosecuted religious communities in human history.

The dooming a community by the state inspires, encourages and even connives at its social persecution. There is a long list of instances of Ahmedis being refused burial in graveyards of their choice or their graves being dug up later, of their places of worship being sealed or demolished, of attempts being made on their lives and of all job opportunities being virtually closed to them. They have been denied permission for even holding their annual congregations and been forbidden the use of loudspeakers for indoor religious preaching.

It must seem odd that unable, for one reason or another, to put an outright ban on the community, the state machinery and the elements it finds expedient to appease have condemned the community to what must seem like an agonised life of slow extinction. It is a different matter if in the event this only adds to its inner resilience.

The Supreme Court too must have been struck by the incomprehensible incongruity of the laws whose prohibitions apply selectively to one group of people alone. Other non-Muslims could emulate the Islamic forms without raising any social eyebrows, much less attracting any legal consequences; while for Ahmedis it meant, at least in law, anything between three years to a lifetime in jail.

Examining the use of 'Bismillah-i-Rahman-i-Rahim', 'Assalam-o-Alaikum', 'Inshallah', etc. on a wedding card, the Court observed that "a serious question that requires examination is whether defiling takes place ex facie by the written or spoken words, or [if] the act of the person accused of the offence is to be seen keeping in view the totality of the milieu, including necessarily the faith, the intention, the object and the background of the person using them. We have got the impression prima facie that ex facie use of these expressions does not create in a Muslim, or for that matter anyone else, any of the feeling of hurt, offence or provocation, etc., nor is it derogatory to the Holy Prophet (Peace be upon him) or the Muslims. It is only when the person reading or hearing them goes deep into the background of the person using them and brings his own special knowledge of the person using them and brings his own special knowledge of the faith, beliefs and latent intentions of such an accused that the alleged results are likely to follow."

The view, however it is worded, seems unarguable. If it is found to be so after the examination in depth that the Supreme Court has recommended then it would follow; first, that the 3,000-or-so similar cases brought to the courts over the past years were in fact not entertainable. Secondly that, if so, the primary flaw was not so much in the officers of the law as in the laws themselves. And, thirdly, therefore all those laws, especially Sections 295 A & C and 298 A & C, need to be repealed or drastically reviewed without delay. Both good sense and surfeit of experience of the past years should also conclusively show how divisive, unjust and possible of gross abuse they are.

Those who claim to be crusading on behalf of God and His Prophet might reflect on this admonition too: All mankind is but one nation and Allah is the best judge of piety between man and man.

کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ۳۰۰۰ یا ان جیسے اور مقدمات جو عدالتوں میں گذشتہ سالوں میں پیش کئے جا چکے ہیں وہ درحقیقت عدالتوں میں لئے ہی نہیں جانے چاہئیں تھے۔ نیز اگر یہی بات ہے تو ابتدائی خامی ایسی زیادہ نہیں تھی جس کا ان لوگوں میں جو قانون کے نفاذ کرنے والے لوگ ہیں ان میں اتنی زیادہ خامی نہیں تھی جتنی کہ قوانین میں پائی جاتی ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ وہ تمام قوانین سے خاص طور پر سیکشن ۲۹۵ ، اے اور سی اور ۲۹۸ ، اے اور سی کو منسوخ کرنے کی ضرورت ہے یا خاصی حد تک ان پر بغیر کسی تاخیر کے نظر ثانی کی جانی چاہیئے گذشتہ سالوں کے تجربے سے یہ بات خاصی واضح ہو گئی ہے کہ یہ قوانین کس طرح لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ کس طرح غیر منصفانہ ہیں۔ اور کس حد تک ان کو غلط رنگ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر جہاد کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس مسئلے پر غور کریں۔ ساری

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

امید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں گے۔ عرصہ سے آپ کی خدمت میں عریضہ ارسال کرنے کی تڑپ تھی لیکن دیگر مصروفیات اور کچھ غفلت کی کارفرمائی نے آج تک توفیق نہ ملنے دی۔ بہر حال آج روزنامہ الفضل میں "ایک چھوٹی سی بات" کے عنوان سے آپ کا مضمون نظر نواز ہوا تو فوراً آپکو خط لکھنے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت ڈالے اور عرصہ دراز تک خدمات بجالانے کی توفیق ارزانی فرماتا رہے آپ نے "ایک چھوٹی سی بات" کے تان جس شعر پر توڑی ہے وہ آج تک اردو شاعری میں ایک چیستان یا معمہ کی صورت میں جانا اور پہچانا جاتا تھا۔ لیکن آپ کے برمحل استعمال سے یہ احساس پیدا ہوگیا گویا یہ ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا تھا۔ اور آپ کی "چھوٹی سی بات" میں اس نے اتنی اہمیت پیدا کردی کہ آپ کے بیان کردہ واقعات سے سبق لینے کا جذبہ بیدار ہوگیا۔

فی الحقیقت برادر محترم نسیم سیفی صاحب نے "الفضل" میں اس "چھوٹے سی بات" کا کالم شروع کرکے پندونصائح دوراندیشی، پیش بینی اور کام شروع کرنے سے قبل سوچ کے کئی دروازے کھول دیئے اور مجھ جیسے کتنے ہی تشنگان علم وعمل اس آب شیریں سے اپنی پیاس بجھاتے نظر آتے ہیں۔ اللہ کرے وہ اسی طرح اپنے تجربات و مشاہدات سے قارئین الفضل کو استفادہ کا موقع فراہم کرتے رہیں۔ آپ کے اس کالم کا بھی شکریہ اور نسیم صاحب جو اس کالم کے موجد ہیں ان کا بھی شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں خادمان سلسلہ کو لمبی اور فعال زندگی سے ہمکنار رکھے۔

مکرم شیخ عبدالمنان صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

"آپکا خط ملا" کے زیر عنوان محترمہ امۃ الودود صاحبہ کا خط ۲۴ جنوری ۹۳ء کے الفضل میں پڑھا۔

محترمہ نے جو کچھ تحریر کیا ہے۔ خاکسار کو بھی اس بارہ میں یہ تحریر کرنا ہے کہ وقت کی پابندی ایک ضروری امر ہے۔ خاکسار کو جب کبھی کسی شادی یا دعوت ولیمہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ بات محسوس کی گئی کہ دعوت نامہ میں جو وقت تحریر ہے اس کا پاس نہیں رکھا جاتا۔ چند روز پہلے ایسی ہی ایک دعوت ولیمہ میں شرکت کا موقع ملا۔ دعوتی کارڈ پر وقت ایک بجے کھانے کے لئے تحریر تھا۔ اور جو دوست وقت پر پہنچ گئے تھے اُن کو کفِ افسوس ملنا پڑا۔ کیونکہ کھانا تقریباً اڑھائی بجے کے قریب دینا شروع کیا گیا تھا۔ اور جو دوست معمول کے مطابق دیر سے آنے کے عادی تھے۔ انہیں کوئی پریشانی نہ تھی۔ ایسے موقعہ پر کھانا دیر سے دینے میں دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو لوگ وقت پر پابندی سے کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ انتظار کی وجہ سے ان کو بھوک پریشان کرتی ہے۔ دوسرے جب کھانے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ تو لوگ ایک دم کھانے پر یورش کرتے ہیں۔ اور بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہے مستورات کی یہ شکایت بھی اکثر ایسے موقعوں پر سننے میں آتی ہے کہ کھانا ان کو مردوں کے بعد دیر سے دیا گیا تھا۔ اور کھانا ٹھنڈا بھی تھا۔ لہٰذا ایک ہی وقت پر پروگرام شروع کرنے کا حتی الامکان اہتمام ہونا چاہیئے اور وقت کی پابندی بھی مدِ نظر ہونی چاہیئے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد

ایک چھوٹی سی بات

الفضل میں آپکا کالم بڑے بہتر اور کام کا کالم ہے۔ بظاہر ایک معمولی سی بات ہوتی ہے مگر اس کے پس منظر میں بڑی بلندی اور گہرائی ہوتی ہے۔ اگر چھوٹی اور معمولی باتوں کا خیال رکھا جائے تو وہ انجام کار نتائج کے لحاظ سے بڑی ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ ایک کہانی ہے یا کہاوت۔ پرانے زمانے کی بات ہے جب پیغام رسانی کے لئے گھوڑے استعمال ہوا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک گھوڑا جو میدانِ جنگ میں پیغام رسانی کے کام آتا تھا اس کے نعل کا ایک میخ خراب ہوگیا تھا جسے بروقت ٹھیک نہ کیا گیا۔ اس کی وجہ سے نعل خراب ہوگیا پھر سُم ناکارہ ہوگیا۔ آخر گھوڑا کام کا نہ رہا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پیغام نہ پہنچ پایا جس سکا۔ اور نتیجۃً میدان جنگ میں شکست ہوگئی۔ گویا گھوڑے کے سُم کے اندر لگے نعل کے ایک کیل کی خرابی میدان جنگ میں ہزیمت کا باعث بن گئی۔

۲۔ خاکسار نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو کئی بار بیت الذکر لاہور میں داخل ہوتے دیکھا۔ جو ہی اندر پہلا قدم رکھتے ہاتھ میں پکڑی چھڑی کو فوراً الٹا کر لیتے۔ مبادا اس کے نہایت مختصر نچلے حصے کا کوئی پہلو خدا تعالیٰ کے گھر میں باہر کی مٹی وغیرہ ساتھ لائے اور پھر اسے بڑے اہتمام سے ایک کونہ میں لگا دیتے۔

پروفیسر میاں محمد افضل

ربِّ کریم — ہمارا مشکل کُشا

اللہ تعالیٰ مشکل کشا ہے اور مشکل میں فرشتے بھی اپنے بندوں کی مدد کو آن موجود ہوتے ہیں۔ اس سے متعلق ایک واقعہ میرے والد محترم ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب اکثر سنایا کرتے تھے۔ ہمارے دادا میاں عصمت اللہ صاحب فوت ہوئے جب والد محترم للّہہ ضلع جہلم میں تعینات تھے۔ چونکہ موصی تھے اس لئے ان کی نعش کو قادیان لے جانا اور بہشتی مقبرے میں دفن کرنا تھا۔ نہ زمانہ وہ تھا جب نہ ٹرک آسانی سے ملتے تھے نہ ویگن ابھی عالم وجود میں آئے تھے۔ ایک ہی طریق تھا کہ یہ مسئلہ مال گاڑی پر بک کروا کے حل کیا جائے ایک چھوٹے سے قصبے سے اس زمانے میں جب کہ ٹیلیفون کہیں خال خال نظر آتے تھے۔ یہ سارا انتظام کروانا اور فوری طور پر کروانا۔ قریب قریب ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ لیکن مشکل کشا نے مشکل آسان کردی۔ اور دعا نے غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیا۔ ریل کا ڈبہ مل گیا۔ مگر ابھی تو اور مراحل باقی تھے۔ للّہہ سے لالہ موسیٰ تو پہنچ گئے۔ مگر یہاں سے ریل گاڑی بدلنی تھی۔ ڈبہ ایک گاڑی سے کاٹ کے دوسری کے ساتھ لگایا جانا تھا۔ وقت بہت کم تھا۔ یہ سارا کام کیسے ہوگا جب کہ کوئی ادھر دھیان ہی نہیں دے رہا؟ کس سے ملنا ہے۔ کس کو کہنا ہے۔ کون کرے گا یہ سارا انتظام اور چند منٹوں کے اندر؟۔ والد بزرگوار ایک پریشانی کے عالم میں متعلقہ آدمیوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ایک قلی نے اُن کی گھبراہٹ اور پریشانی دیکھی اور نہ جانے کیوں اپنا کام چھوڑ چھاڑ ان کی مدد کرنے کو ساتھ چل پڑا۔ ایک سے عرض۔ دوسرے سے درخواست تیسرے کو جلد کام کرنے کی تلقین۔ آخر وہ بوٹس سے مس ہوتے نظر نہیں آرہے تھے۔ ان میں ہل چل ہوئی۔ یہ بندہ خدا اُن کے ساتھ گویا چپکا رہا۔ انجن کی تلاش کی گئی۔ اپنی نگرانی میں ڈبہ ایک گاڑی سے علیحدہ کروایا۔ ڈبہ دوسری لائن پہ لایا گیا۔ اور آخر متعلقہ گاڑی سے لگا دیا گیا۔ وہ کام جو آدھ گھنٹہ پیشتر ناممکن معلوم ہو رہا تھا آخر ہوگیا۔ والد محترم نے اطمینان کی سانس لی۔ ایک ہاتھ جیب میں ڈالا تا اپنے مہربان کو کچھ رقم پیش کرسکیں۔ ایک نظر محبت سے لبریز۔ احسانمندی کے جذبات سے مغلوب، اپنے محسن پر ڈالی، مگر یہ کیا؟ یہاں تو کوئی بھی موجود نہیں۔ وہ محسن جو ابھی یہاں تھا۔ اب کہیں دور دور دکھائی نہیں دیتا۔ ایک قلی (روایتی لالچی قلی) سے کہاں یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسی ہمدردی دکھائے۔ اپنا وقت ضائع کرے کسی کی خاطر بھاگ دوڑ کرے اور پھر انعام کا طالب نہ ہو۔ مگر یہاں تو سب کچھ کر لینے کے بعد اُس نے تو اتنا موقعہ بھی نہیں دیا کہ زبانی شکریہ ہی ادا کیا جاسکے۔ آخر وہ کون تھا۔ شاید کوئی فرشتہ!

بقیہ صفحہ ۵

انسانیت ایک ہی قوم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری آپس میں پائی جانے والی نیکی کو خوب جانتا ہے اور وہی اس کا حقیقی فیصلہ کرنے والا ہے۔

انسانی قدروں کی بحالی

انسانی قدروں کی بحالی کے ضمن میں عالمگیر تحریک چلانے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہر پہلو سے اہلِ دانش، اہلِ قلم اہلِ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانا ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو شش رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہوجائیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد اسحٰق ناصر صاحب مقیم ہالینڈ ابن مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم فروری ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذیر احمد جاوید صاحب ابن میاں علم الدین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا نواسہ ہے اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "محمد دانیال ناصر" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ اگست ۹۲ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا نام "وقاص احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی عبدالمنان صاحب (والدِ محترم حافظ مظفر احمد صاحب) کا نواسہ ہے۔

احباب ان نومولود بچوں کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ چوہدری اختر نواز صاحب (لاہور) عرصہ ۵ ماہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سید رضوان منظور صاحب کے پھوپھا مکرم سید عبید اللہ شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ قلب فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں امسال جو احمدی طلبہ داخلہ کے سلسلہ میں آئیں وہ طاہر احمد مرزا اور ناصر احمد۔ ڈی/۲ اقبال ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے رابطہ کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔

بازیافتہ اشیاء

○ ایک عدد شاپر بیگ جس میں کچھ کپڑے وغیرہ ہیں یکم جنوری ۹۳ء کو قافلۂ قادیان کے سامان سے ملا ہے۔ جس کا ہو نظارت تعلیم ربوہ سے حاصل کریں۔

تبدیلیٔ نام

○ میں نے اپنے بیٹے ظفر محمود احمد کا نام بدل کر "محمود احمد" رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے محمود احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عزیز احمد والد محمود احمد
چک نمبر ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

اعلان دار القضاء

(ریشم بی بی صاحبہ ترکہ محمد ابراہیم فائق) مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم فائق مکان $\frac{23}{17}$ محلہ دار النصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد ابراہیم فائق بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک قطعہ مکان $\frac{23}{17}$ محلہ دار النصر وسطی ربوہ جس کا رقبہ دس مرلہ ہے۔ میرے نام انتقال کرنے پر دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے دیگر ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم عبدالرشید صاحب مبشر (بیٹا)
۲۔ " عبدالحمید صاحب خلیق (")
۳۔ " عبداللطیف صاحب اختر (")
۴۔ " عبدالقدیر صاحب کوکب (")
۵۔ " عبدالمجید صاحب طارق (")
۶۔ مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان بابت واقفینِ نو

"۱۔ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو لندن نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل پانچ احباب جن کے بچے وقف نو میں شامل تھے ناروے سے منتقل ہو کر واپس پاکستان آ گئے ہیں مگر انہوں نے پاکستان میں اپنے موجودہ پتہ سے ان کو مطلع نہیں کیا۔ لہٰذا متعلقہ احباب سے گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کو لندن میں اور یہاں دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما دیں۔ تاکہ انکے بچوں کے کوائف کا متعلقہ حلقہ/شہر کے واقفین نو کے ناموں کے ساتھ اندراج کر دیا جائے۔

حوالہ نمبر	والد کا نام	واقف نو کا نام
۱۔ 1247A	خالد محمود نثار	سعدیہ خالد
۲۔ 516B	محمد اکرم انجم	باسل احمد
۳۔ 5801	خالد محمود ملک	مدیحہ عروج
۴۔ 516B	محمد اکرم انجم	عدیل احمد
۵۔ 772B	خورشید احمد فضل	منعم زریب

۲۔ تمام واقفین نو کے والدین سے گذارش ہے کہ جب کبھی وہ اپنا پتہ تبدیل کریں وہ اپنے نئے پتہ سے مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو لندن اور دفتر ہذا کو ضرور مطلع کیا کریں تاکہ ریکارڈ کو صحیح اور مکمل رکھا جا سکے۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

اعلان گمشدگی

رحمت بازار ربوہ سے نصیر آباد براستہ دار الفتوح جاتے ہوئے ایک پرس جس میں تقریباً -/۵۰۰۰ روپے تھے اور ایم اے کا رزلٹ کارڈ تھا گر گئے ہیں۔ براہ کرم صوفی احمد یار پلازہ چونگی نصیر آباد کو پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ پہنچانے والے کو -/۱۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۳۲۸۷ میں خالدہ افضل زوجہ ملک محمد افضل قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم مع حق مہر بیس ہزار روپے -/۲۰۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی -/۳۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خالدہ افضل زوجہ ملک محمد افضل صاحب معرفت ملک محمد اکرم صاحب ۱۱۲ ار سٹیڈیم روڈ سول لائنز سرگودھا گواہ شد نمبر۱۔ ملک محمد افضل خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ محمد دین انور صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

سالانہ مقالہ نویسی
"میرے ضلع میں احمدیت"
آخری تاریخ ۱۶۔ اگست ۱۹۹۳ء
مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

بقیہ: صد۳

زیادہ کرتا ہے۔ اس بات کو سورۃ فاطر ع ۴ میں خوب حل کر دیا ہے کہ مہلت گمراہ کرنے کے لئے نہیں دی جاتی بلکہ اس لئے کہ جو چاہیں اس عرصہ میں توبہ کر لیں۔ جیسا کہ فرمایا (ـــ)، یعنی کیا ہم نے تم کو اس قدر عمر نہ دی تھی کہ جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ لیتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے مگر تم نے نہ ڈھیل سے فائدہ اٹھایا نہ نذیر سے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مہلت جو کفار کو ملتی ہے وہ گمراہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہدایت پانے کے لئے ملتی ہے۔

یَعْمَهُوْنَ۔ عَمَهٌ سے نکلا ہے۔ جو رستہ میں علامات اور نشانات نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ اور اس کے تین معنے مستعمل ہیں۔ (۱) متحیر، حیران ہونا (۲) رشد سے اندھا ہونا۔ (۳) سر نیچے کر لینا اور جو آگے سے آ رہا ہو اسے نہ دیکھنا۔ یہاں یہ مراد ہے کہ منافقین جن شرارتوں میں پڑے ہوئے ہیں بلا سوچے سمجھے انہی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۴ رفروری۔ ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ دھوپ تیز ہو جاتی ہے۔

○ صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ اسمبلیوں کو مدت پوری کرنے کی ضمانت فراہم کرنا میرا کام نہیں۔ آئین کا دفاع کرنا میری ذمہ داری ہے۔ میں آٹھویں ترمیم کا دفاع کروں گا انہوں نے کہا کہ یہ ترمیم مجھے ورثہ میں ملی ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے آئندہ صدارتی انتخاب اور آٹھویں ترمیم میں کوئی رابطہ نہیں نظر آتا۔ انہوں نے بالواسطہ طور پر آئندہ صدر کے انتخاب میں اپنے امیدوار ہونے کا بھی اشارہ دیا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا بعض اندرونی اور بیرونی قوتیں آپ کے خلاف اکٹھی ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسی بات نہیں ہے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خاوند جناب آصف علی زرداری کی درخواست ضمانت پر خصوصی عدالت نے اپنا فیصلہ ۶ رفروری تک محفوظ کر لیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہاں لندن میں آپریشن کے ذریعے ایک بچی کی پیدائش ہوئی۔ اب ان کی پتے کی تکلیف کا علاج بعد میں کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نواز شریف نے محترمہ بے نظیر کے ہاں بچی کی پیدائش پر گلدستہ اور نیک تمناؤں کا پیغام بھیجا ہے۔

○ جدہ میں وزیر اعظم اور شاہ فہد کے درمیان طویل ملاقات ہوئی۔ دونوں سربراہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ افغانستان میں لڑائی بند ہونی چاہیئے۔

○ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے فیصلے کے مطابق ۱۹۹۵ء کا ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ پاکستان، بھارت اور سری لنکا میں مشترکہ طور پر منعقد کروایا جائیگا۔

○ پاکستان میں امریکی قونصلر نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے حکومت سے تعاون کر کے حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ذہین اور عالمی سیاست پر گہری نظر رکھنے والی سیاستدان ہیں۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ڈیورنڈ لائن کو سیل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

کابل پر حکمت یار گروپ نے راکٹوں کی بارش کر دی۔ جس سے پاکستانی سفارتخانہ تباہ ہو گیا۔ حکومت پاکستان نے ۱۲ سے زائد سفارتکار واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہر پر ان حملوں سے ۲۷ افراد ہلاک اور ۸۰ زخمی ہو گئے بھارتی اور ایرانی سفارتخانے پر بھی راکٹ گرے بھارتی سفارتخانے کا محافظ ہلاک ہو گیا۔

○ سپاہ صحابہ کے مزید کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے رہنماؤں کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ کارواں میں شرکت سے روکنے کے لئے پولیس نے راستوں کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے بھی متعدد رہنما گرفتار کر لئے گئے۔ مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ ہمارا کارواں حکومت یا کسی فرقے کے خلاف نہیں ہے۔ کارواں ۵ رفروری کو روانہ ہوگا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو پنجاب میں مسلم لیگ کی مختلف تنظیموں کے انتخابات کرانے سے روک دیا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے سوال کیا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر کے درمیان مفاہمت میں کیا برائی ہے انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ بعض عناصر عوام میں بے چینی پھیلانے کی سازش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی شرائط پر ہی حکومت سے مذاکرات کر سکتے ہیں۔ لندن میں وزیر اعظم سے میری ملاقات کی خبروں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

○ ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے لندن میں محترمہ بے نظیر سے ملاقات کی ہے۔

○ لاہور میں وحدت روڈ پر واقع پائلٹ سکول کے اندر ڈکیتی کی واردات ہوئی ڈاکو ۸۶ ہزار روپے لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک ٹیچر اور سکاؤٹ زخمی ہو گئے۔

○ بمبئی میں ہندو انتہا پسند تنظیم شیوسینا نے مسلمانوں کی بستیوں پر پٹرول اور تیزاب سے حملے کئے۔ ۲۰۰ نقاب پوشوں نے مسلمانوں کی بستی پر حملہ کیا۔ پولیس فائرنگ سے ۲ افراد ہلاک ہو گئے

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمہا راؤ نے کہا ہے کہ بھارتی عوام بابری مسجد کے مسئلہ کو آئندہ چار سالوں کے لئے بھول جائیں۔ اس بیان سے مسلمانوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ نے سلامتی کونسل کی طرف سے اسرائیل کے خلاف کسی ممکنہ کارروائی کی مخالفت کر دی ہے

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے اسرائیل کے خلاف پابندیاں لگانے کا مطالبہ کیا ہے

○ فلسطینی لیڈر جناب یاسر عرفات نے بغداد میں صدام حسین سے ملاقات کی۔

○ بھارت نے ۶۰ بٹالین تازہ دم فوج مقبوضہ کشمیر میں اتار دی ہے۔

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ... ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ... ۱۰ روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5$ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار۔ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے
بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیے
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۲۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔
فرموں اور اداروں کے لئے ہر قسم کے کمپیوٹر پروگرام بھی تیار کئے جاتے ہیں
احمد برادرز۔ شہناز پلازا چاندنی چوک سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون ۷۰۹۵۸

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے
زدجام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے
روشن کاجل
۵/- روپے
تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴-۵۳۴ (۰۴۵۲۴)